## مولانا فضل الرحمٰن کو صدمہ

ہمارا ہمیشہ سے ہی خیال تھا کہ طالبان، مولانا موصوف کے عقیدت مند ہیں مگر مستونگ میں ان کے اجتماع پر حملۂ کی خبر سن کر ہمارا یہ خیال باطل ہو گیا۔ اگر طالبان ہی دہشت گردی کے ذمہ دار ہیں تو سوچنا چاہیے کہ انہوں نے اپنے ہی پیرو مرشد پر کیوں حملہ کر دیا۔ تفتیشی اداروں کو اس پہلو سے بھی دہشت گردی کی تفتیش کرنا چاہیے اور ساری ذمہ داری ٹی ٹی پی پر نہ ڈال دینا چاہیے۔ مولانا اور ان کی جماعت پر یہ تیسرا حملہ ہے۔ مجروحین میں مولانا حیدری بھی شامل ہیں۔ اخبارات میں 26 شہداء اور 40 زخمی بتائے گئے ہیں۔ دعا ہے شہداء کے مراتب بلند اور زخمیوں کو اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

یہ کس کی کاروائی ہے؟ صرف اور صرف بھارتی ''را'' کی، امریکہ اسلام کے خلاف ہر بدی میں شامل ہے۔ احسان اللہ احسان اگر سچ کہتا ہے تو ہمارے ہاں دہشت گردی کے حوالے سے جو تباہی مچی ہے اس میں آلہ کار تو کبھی طالبان، کبھی داعش اور کبھی بوکوحرام بنتی ہے۔ یہ اسلام کی بدقسمتی ہے کہ امریکہ مسلمانوں کو پیسے دے کر، اور بھارتی ''را'' کو شہ دے کر پورے عالم اسلام کی تباہی کرا رہا ہے۔

## کاش ہم یہ نہ سنتے

ایرانی جرنیلوں نے پاکستان اور سعودی عرب کی مکمل تباہی کا جو ناقابل تنسیخ حق جتایا ہے وہ اسے مبارک ہو۔ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو بھی مبارک ہو کیونکہ اس للکار اور چنگھاڑ کا درست تجزیہ وہی کر سکتے ہیں۔

کاش! یہ انہونی، اس دنیا میں ہمارے ہوتے نہ ہوتی، پر ہو گئی تو زندگی کا مزہ جاتا رہا۔ ایرانی سفیر نے کچھ لیپا پوتی تو کی ہے مگر اپنے جرنیلوں کی اسلام دشمن اور برادر کش ژاژ خانی کی مذمت کی اور نہ ہی اس سے لاتعلقی کا اظہار کیا۔ البتہ وہی عذر دہرایا جو ایسے مواقع پر اکثر پیش کیا جاتا ہے کہ سمجھنے والے دعا کو دغا اور محرم کو مجرم پڑھنے کے مرتکب ہوئے۔ ہم اپنی محبت واخوت اسلام کے تحت اس غلط توجیہہ کو سچ مان لینا، ضروری جانتے ہیں۔ ہم شخصی حیثیت میں ایرانی بھائیوں کے ہاتھوں مرجائیں مگر ہم ان پر ہاتھ نہ اٹھائیں گے کہ ایسا کرنا اسلام میں حرام ہے، لیکن اگر کوئی ہاتھ ریگ عربستان کے ایک ذرہ کی حرمت پر متعدی ہوا تو اسے اٹھنے سے پہلے کاٹ دیں گے۔ ہمیں تو ان بیوقوف جرنیلوں نے کوئی گنجائش ہی نہیں اور اپنی برادر کشی کے

ناقابل تنسیخ کو بار بار دھرایا ہے۔ ہم حاضر ہیں مگر شیعانِ پاکستان کا بھی کچھ لحاظ رکھیں گے یا نہیں اگر رکھیں گے تو کیسے، کیونکہ وہ اور ہم ناخن کے ماس کی طرح باہم ذکر بیوست اور لاینفک ہیں۔

ہم اس ایرانی الٹی میٹم کی توقع چھوڑ، اس کے بارے میں سوچ بھی نہ سکتے تھے لگتا ہے مودی کا جادو، اشرف غنی سے بڑھ کر ایران کے سر چڑھ کر بولا ہے۔ کہاں گئی، اخوتِ اسلام، کہاں گیا ہمسایہ برادر ملک ایران؟ تاریخ اس کا جواب دیتی ہے۔ یہ اخوت شروع سے ہی مسلمانوں کے ہاتھوں ذبح ہوتی رہی۔ علی معاویہ کشمکش میں پچھے سال تک ذبح ہوتی رہی۔ کربلا کے الم ناک واقعات میں سے اگر غلو کا عنصر نکال دیا جائے تو بھی اسی اخوت کا جھٹکا ثابت ہے۔ بابر نے ابراہیم لودھی کو قتل کیا تو یہ اخوت پھر ذبح ہوئی۔

عباسیہ نے ابیہ کی قبروں پر گھوڑے دوڑائے تو ان کی ٹاپوں اور سموں کے نیچے یہی اخوت کچلی گئی تھی۔ عباسی درے، اموی مردوں پر نہیں، اسی اخوت پر برسے تھے۔ اس اخوت کا جنازہ، نادرشاہ درانی کے ہاتھوں اٹھ گیا جب اس نے تین دن رات تک کلمہ گویانِ نبی ﷺ کا قتل عام دلّی اور نواحِ دلّی میں کیا تھا۔ یہی اخوت طالبانی دہشت گردی کے دوران خون میں نہاتی رہی۔ ہم اس اخوت کا واسطہ ایرانی مسلمانوں کو کیا دیں۔ وہ تو عرب کے ان ہدی خوانوں کے ملک پر بھی حملہ کرنے اور اس کی ہر شے کو مٹا دینے کا عزم ظاہر کرتے ہیں جن کے اسلاف نے جنگ قادسیہ اور مدائن کے جہاد لڑے اور معرکے مارے تھے جن کے نتیجے میں ایرانیوں کو شریعت توحید اور دولت اسلام ملی تھی۔ ان کا بھلا ہو، انہوں نے احسان کیا۔ ہم ان کے ممنون ہیں کہ انہوں نے دو مقدس شہروں کو اپنی مزعومہ بربادیوں سے استثناء دے دیا تھا۔ پر ہم یہ استثناء انہیں لوٹاتے ہیں۔ ''حرمین شریفین'' مکہ و مدینہ کوئی جعلی یا عجمی حرم نہیں ہیں۔ ان کی حفاظت کی ضمانت اولاً سورۂ فیل میں موجود ہے ثانیاً اگر کسی دورِ جدید کے ابرہہ نے غلاف کعبہ کی حرمت کو بے حرمتی میں بدلا تو اہل توحید عالم، جن میں ہم اہل پاکستان اور اہل حدیث طائرابابیل کا معجزہ ایک بار پھر وقوع پذیر کر دیں گے۔ ان شاءاللہ

شیعانِ پاکستان، اقلیت نہیں بلکہ اہل سنت سوادِ اعظم کا جز و بدن ہیں۔ وہ ایرانی جرنیلوں کی بیہودگی سے کسی اضطراب کا شکار نہ ہوں۔ خون شیعہ اور خون سنی دونوں اسلام کے خون ہیں۔ بس وہ اپنی وفائیں اور دعائیں پاکستان کی جغرافیائی حدود کے اندر رکھیں۔ ہمارا اور ان کا نفع نقصان سانجھا ہے۔ ہم علامہ کا یہ شعر ان کی نذر کرتے ہیں۔